REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم پنجشنبہ — ۹ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۳ فتح ۱۳۳۵ھ ش | ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے — دانت کی تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ رات بہت بے آرامی میں گذری بلڈ پریشر بھی تاحال زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

— مکرم جناب سید زمان شاہ صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ سول ہسپتال چنیوٹ میں آنکھ کے اپریشن کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اپریشن بفضلہ کامیاب رہا ہے۔ گو ابھی کامل صحت نہیں ہوئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

— حنیف احمد صاحب ابن خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی حالت بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے تاہم نقاہت بہت زیادہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

مولوی نور الحق صاحب تنویر بخیریت ہیں

مکرم مولوی نور الحق صاحب تنویر مقیم مصر کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں الحمد للہ۔ مکرم مولوی صاحب کے عزیز و اقارب میں سے بعض کو فرداً فرداً اطلاع بھی بھجوا دی گئی ہے۔ (وکیل التبشیر)

امام مسجد لنڈن کی علالت

لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن آجکل بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (وکالت تبشیر)

نیٹو کی وزارتی کونسل مشرق وسطیٰ میں روس کے بڑھتے ہوئے اثر کو روکنے پر بھی غور کرے گی

ترکی کی طرف سے مشرقی بحیرۂ روم میں فوجوں کی تعداد بڑھانے کی تجویز

پیرس ۱۲ دسمبر۔ معاہدہ شمالی اوقیانوس کی وزارتی کونسل کا سالانہ اجلاس کل پیرس میں شروع ہو گیا۔ کونسل میں دیگر اہم امور کے علاوہ مشرق وسطیٰ میں روس کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ترکی نے معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ادارے پر زور دیا ہے کہ وہ مشرقی بحیرہ روم میں فوجوں کی تعداد بڑھا دے۔ ترکی نے کونسل کے سالانہ اجلاس میں ایک مقالہ پیش کیا ہے۔ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ ترکی نے شام میں روس کے بڑھتے ہوئے اثر پر گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ جو آجکل پیرس میں ہیں۔ اس بارے میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ سے بھی ملاقات کر رہے ہیں۔ وہ اس امر پر بھی زور دیں گے کہ معاہدۂ شمالی اوقیانوس کا معاہدۂ بغداد سے الحاق کر دیا جائے۔

شمالی اوقیانوس اور معاہدہ بغداد کی دفاعی تنظیموں کو باہم ملانے کی تجویز

ایرانی سفیر مقیم واشنگٹن کی امریکی نائب وزیر خارجہ سے ملاقات

واشنگٹن ۱۲ دسمبر۔ ایران نے امریکہ سے پھر کہا ہے کہ وہ شمالی اوقیانوس کی دفاعی تنظیم کو معاہدۂ بغداد سے ملانے کی حمایت کرے — معاہدۂ بغداد کے چار اسلامی ملکوں ایران۔ ترکی۔ عراق اور پاکستان نے پچھلے دنوں یہ تجویز پیش کی تھی۔ ایرانی سفیر جناب علی امینی نے کل واشنگٹن میں امریکی نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور اس تجویز کو بروئے کار لانے کی اہمیت پر زور دیا۔ نیز کہا کہ امریکہ معاہدہ بغداد میں باقاعدہ شامل ہو جائے۔

روس میں پولینڈ کے خلاف مظاہرے

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ پولینڈ کے ایک شہر سٹراٹسبرگ سے روس کے خلاف زبردست مظاہروں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ پولینڈ کے دارالحکومت وارسا سے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ آج سٹراٹسبرگ میں ایک زبردست ہجوم نے روسی قونصل خانے کے سامنے مظاہرہ کیا اور اندر گھسنے کی کوشش کی۔ انہوں نے قونصل خانے کی کھڑکیاں اور شیشے توڑ دیئے آخر ان پر قابو پانے کے لئے فوجی دستے طلب کرنے پڑے۔

لنکا میں برطانوی اڈوں کی واپسی

کولمبو ۱۲ دسمبر۔ وزیر اعظم مسٹر بندرانائیکے نے کل یہاں ایوان نمائندگان میں اعلان کیا کہ برطانیہ نے لنکا میں اپنے اڈے اگلے سال حکومت لنکا کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اڈے منتقل کرنے کی قطعی تاریخ کا فیصلہ بات چیت کے بعد کیا جائے گا۔

یمن کے لئے پاکستانی سفیر کا تقرر

کراچی ۱۲ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مصر میں پاکستان کے سفیر کرنل اے۔ ایس بی شاہ کو یمن میں بھی سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

— تہران ۱۲ دسمبر۔ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی دور کرنے کے لئے ایران نے اسلامی ممالک کی کانفرنس منعقد کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اسے پاکستان عراق اور لبنان نے منظور کر لیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳؍دسمبر ۱۹۵۶ء

مجلس اتحاد اسلام

آج کے الفضل میں کسی دوسری جگہ ہم روزنامہ آفاق لاہور ۹؍دسمبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت سے مجلس اتحاد اسلام کی قرارداد اور ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان کی تصریحات اور اپیل نقل کر رہے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ نہایت موزوں اور اہم اقدام ہے۔ جو اٹھایا جا رہا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر مجلس اتحاد اسلام نے پوری پوری کوشش کی۔ تو ہمارے ملک میں اتحاد و اتفاق کی فضا بہت جلد پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور جیسا کہ ڈاکٹر خان صاحب نے نہایت وضاحت سے فرمایا ہے۔

"اس وقت شدید اور ہنگامی مسائل سے دوچار ہے جن پر تمام شہریوں کو پوری توجہ دینی چاہیئے۔"

ڈاکٹر خان صاحب کا یہ کہنا بھی حقیقت پر مبنی ہے۔ کہ

"بدقسمتی سے ہمارے بعض بھائی فرقہ دارانہ مباحث میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ قومی تعمیر کے اہم کاموں میں اپنا وقت اور صلاحیتیں صرف نہیں کر سکتے۔"

یہ کتنے تعجب کی بات ہے۔ کہ آج تمام دنیا ایسے اہم مسائل سے دوچار ہے۔ جو اقوام و ممالک کی آئندہ زندگی پر نہایت گہرا اور دائمی اثر ڈالنے والے ہیں۔ اس وقت تمام دنیا کے سامنے زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ اور دنیا کے دانشمند اور غور و فکر کرنے والے انسان یہ سوچ رہے ہیں کہ دنیا میں جنگ و جدل کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر کے دائمی امن کی فضا کس طرح قائم کی جا سکتی ہے۔ مگر پاکستان کے بعض افراد ان باتوں سے بالکل بے حس ہو کر ذرا ذرا سے مذہبی اختلافات کو ابھار کر باہم ایک دوسرے کو گتھم گتھا کرانے میں مصروف ہیں۔

ہم کو ایک بار یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ عقائد کی یکسانی کبھی جنگ و جدل اور تیز گفتاری سے پیدا نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ اس کا نتیجہ ہمیشہ قوتوں اور اوقات کے ضیاع کے علاوہ سخت قومی اور ملی نقصان کی صورت میں رونما ہوا ہے۔ مذہبی عقائد کا معاملہ ایک نہایت ہی نازک معاملہ ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں ہے۔ جس کو اس کی مرضی کے خلاف کسی عقیدہ کا پیرو بنایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اپنے کلام پاک میں اللہ تعالیٰ نے عقیدہ کا تعلق اپنے ساتھ رکھا ہے۔ اور کسی دوسرے کو سوا اپنے عقیدہ کی پُرامن تبلیغ کے کوئی حق تبدیلی وغیرہ کے متعلق نہیں دیا۔

اس لئے جو لوگ تیز و تلخ بحث و مباحثہ سے ایک دوسرے کے عقائد پر حملے کرتے ہیں دراصل وہ نہ صرف اپنا وقت اور صلاحیتیں ضائع کرتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بھی نافرمانی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ فساد فی الارض کے موجب بنتے ہیں۔ اور فساد فی الارض سے بڑھ کر کوئی جرم اللہ تعالےٰ کے نزدیک شدید تر نہیں ہے۔

جہاں تک تبلیغ و اشاعت اسلام کا تعلق ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی کئی بار توجہ دلا چکے ہیں۔ آج اس کے لئے ایک نہایت وسیع میدان اللہ تعالیٰ نے کھول دیا ہے۔ آج دنیا میں کروڑوں انسان ہیں۔ جو اسلام کا پیغام سننے کے لئے ترس رہے ہیں۔ مگر کوئی نہیں۔ جو انہیں یہ رحمت کا پیغام سنائے۔ اور آیات اللہ سے ان کو روشناس کرائے۔ پھر آج اسی نسبت سے بلکہ اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا نام ہی دنیا سے مٹا دینا چاہتے ہیں۔ ہم ان کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہیں۔ اور ان لوگوں سے ذرا ذرا سے اختلافی مسائل پر کٹ مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اسلام کے پابند ہیں۔

مجلس اتحاد اسلام قائم کر کے واقعی ایک نہایت اہم ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔ جو پاکستان کی موجودہ فضا کو جھگڑوں اور تلخ مباحثات کی گندگیوں سے پاک و صاف کرے۔ اور ہمارے اہل علم حضرات اپنی صلاحیتوں کو قوم کے تعمیری معاملات میں صرف کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ ہم ڈاکٹر خان صاحب اور ان بزرگوں کو اس اقدام پر مبارکباد دیتے ہیں۔ جنہوں نے اس اہم ترین قومی خدمت کے لئے بیڑا اٹھایا ہے۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ ان کی سعی و کوشش جلد بارآور ہوگی۔

چیمہ صاحب کا جواب الجواب

قسط ہشتم

سلسلہ کے لئے دیکھیں روزنامہ الفضل مورخہ ۱۱؍دسمبر ۱۹۵۶ء

ہم گذشتہ اقساط میں یہ بالوضاحت دکھا چکے ہیں۔ کہ چیمہ صاحب نے اپنے سابقہ مضمون کے ہمارے جوابات کے صرف ایک ایک چھوٹے سے فقرہ کو نقل کر کے یہ جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ کہ ان کے خرافات کی ہماری طرف سے تردید صفر ہے۔ جیسا کہ ہم دکھا چکے ہیں یہ فی ذاتہٖ ایک پرلے درجہ کی بددیانتی ہے۔ لیکن چیمہ صاحب نے اس بددیانتی کو بھی دو آتشہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ کوشش ایسی ہے۔ جس سے خود ان کی دلی کیفیت کا بھی پردہ اچھی طرح چاک ہو جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"اس کے جواب میں نہایت بھونڈے پن و کمزور طریق سے بودے دلائل لکھ کر اپنے کیس کو نہایت کمزور طریق پر پیش کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ ایسا دیدہ و دانستہ کیا گیا ہے۔ اور درحقیقت ایڈیٹر الفضل کو خلیفہ سے کچھ اختلافات ہیں۔ مگر بعض مجبوریوں کی بنا پر وہ ان سے علیحدگی اختیار نہیں کر سکتا۔ یہ بھی ایک سیاست ہے۔ جس نے اہل ربوہ کے دلوں پر تسلط جمایا ہوا ہے۔ اور اس مضمون میں جس حقیقت کو ہم ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کے کردار سے خوب واشگاف ہو رہی ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے تین اشاعتوں میں ہمارے مضمون کے کچھ اقتباسات نقل کئے ہیں۔ اور ان پر بتقاضائے منصب مگر بادل نخواستہ خامہ فرسائی کی ہے۔ ہمیں اس کی تردید میں کچھ نہیں لکھنا کیونکہ ہمارے الزامات بالکل قائم ہیں۔ اور ان کی تردید صفر ہے۔" (پیغام صلح ۲۸؍نومبر ۱۹۵۶ء)

ایڈیٹر الفضل کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ قل اعوذ برب الناس۔ ملک الناس۔ الٰہ الناس۔ من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ و الناس۔

اور تیسرا جواب یہ ہے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ اور چوتھا جواب یہ ہے۔ کہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

ایک کبڑے سے کسی نے پوچھا۔ کہ تو کیا چاہتا ہے۔ آیا تیری کمر سیدھی ہو جائے۔ یا دوسرے لوگ بھی تیری طرح کبڑے ہو جائیں۔ کبڑا کہنے لگا۔ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ جس طرح دوسرے لوگوں نے مجھے کبڑا دیکھا ہے۔ میں بھی انہیں کبڑا دیکھوں۔ یہی حال چیمہ صاحب کا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ اپنی اصلاح کریں۔ چاہتے ہیں کہ تمام جہاں ان کی طرح روحانی کبڑا بن جائے۔ یہی جذبہ ہے۔ جس نے انہیں ایڈیٹر الفضل کے متعلق لغو قیاس آرائی کرنے کے لئے اکسایا ہے۔ اور یہی جذبہ ہے۔ جس نے انہیں "دور افتادہ ...... از ربوہ" جیسے کھلے منافق کی افترا پردازیوں کو اپنے مضمون کا گل سرسبد بنانے کی ترغیب دی ہے۔ چیمہ صاحب نے نہ صرف اپنی دلی کیفیت کو اس طرح واشگاف کیا ہے۔ بلکہ پیغامیوں پہلوں اور پچھلوں سب کو کھلے کھلے الفاظ میں اس صفت سے متصف کیا ہے۔ جس کی تعریف انہوں نے خود کی ہے۔ یعنی باطن میں کچھ اور ظاہر میں کچھ۔

ہم اس کے متعلق پہلے اجمالاً لکھ چکے ہیں۔ یہاں چیمہ صاحب کے الفاظ کے آئینہ میں ہی اس کی جھلک دیکھ لیجئے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"ہم نے مولانا نور الدین صاحب کو جماعت میں سب سے زیادہ متدین و نیک و مخلص و دانا اور عالم باعمل اور حضرت صاحب کی جانشینی کا سب سے زیادہ اہل سمجھا اور ہم ان کی شخصیت سے بے حد متاثر تھے اور انہیں مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں رنگین سمجھتے تھے۔ اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے ہم نے ضمیر کا کوئی جرم نہیں کیا۔ ہم جب بھی اور اب بھی انجمن کو ہی حضرت صاحب کا صحیح جانشین سمجھتے تھے اور سمجھتے ہیں (باقی صفحہ ۵ پر)

(باقی صفحہ ۵ پر)

اعلان بابت اصحاب احمدؐ

رسالہ اصحاب احمدؐ ماہوار بنائے جانے کی صوبائی حکومت نے اجازت دے دی تھی۔ لیکن ضابطہ کے مطابق کارروائی کی تکمیل حکام ضلع کی طرف سے وسط دسمبر میں ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔ کہ کوشش کی جائے گی کہ ماہ دسمبر میں ایک نمبر شائع کیا جا سکے۔

بہت سے خریداروں نے گذشتہ سال کا چندہ ابھی ادا نہیں کیا۔ اور یہی حال موجودہ جلد کے چندہ کا ہے۔ بغیر چندہ کی وصولی کے آئندہ کسی خریدار کو رسالہ جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ احباب مطلع رہیں۔

چندہ میری امانت میں دفتر افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ کے پاس جمع کرایا جا سکتا ہے۔ (ملک صلاح الدین ایم اے ایڈیٹر اصحاب احمدؐ)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

خلافت کا دروازہ اصولاً ہر اہل شخص کے لئے کھلا ہے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

"الفضل" کی اشاعت مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء کے صفحہ ۴ پر ملک حسن محمد صاحب حال ساکن ضلع رحیم یار خان کا ایک نوٹ زیر عنوان "سیدنا حضرت مسیح موعود کی ایک خواب" شائع ہوا ہے۔ جس میں ملک صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خواب کی بناء پر یہ استدلال کیا ہے کہ آئندہ خلافتِ احمدیہ کا سلسلہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں ہی چلے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ خواب ایک مشہور خواب ہے۔ جو حضور کی بعض کتابوں اور تذکرہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا تھا کہ حضور کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے جس کا نام قطبی ہے۔ جب یہ کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضور سے لی۔ تو وہ ایک بڑا پھل بن گئی۔ جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قاش قاش کرکے ایک قاش تو حضور کے ذریعہ ایک ایسے شخص کو دے دی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معجز نمائی سے زندہ ہو کر حضور کے پیچھے آکھڑا ہوا تھا اور باقی تمام قاشیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن میں ڈال دیں۔

اس خواب سے ملک حسن محمد صاحب نے یہ استدلال کیا ہے کہ پھل کی قاشوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت مراد تھی اور یہ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کو چھوڑ کر (جو گویا خواب کے نظارہ میں پہلی قاش کی قائم مقام تھی) باقی تمام خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں سے ہونے مقدر ہیں۔ ملک حسن محمد صاحب ایک پرانے اور مخلص احمدی ہیں۔ اور ہر شخص کو اپنی رائے کے مطابق استدلال کرنے کا حق ہے۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ جو استدلال ملک حسن محمد صاحب نے کیا ہے۔ وہ اپنے وقت سے قبل ایک ذاتی اور ذوقی استدلال ہے۔ جس کی اشاعت کی ضرورت نہیں تھی۔ اصولی لحاظ سے جو تعلیم آیاتِ قرآنی میں دی گئی ہے۔ وہ صرف اس قدر ہے کہ خلافت کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ کہ خلافت کا دروازہ ہر اہلیت رکھنے والے شخص کے لئے کھلا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ خلافت یا امامت کا سلسلہ کسی صورت میں بھی ایک خاندان میں نہیں چل سکتا۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان میں امامت کا سلسلہ پانچ یا ایک لحاظ سے چھ افراد تک جاری رہا۔ اسی طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت میں ایک ہی خاندان سے دو امام بنے۔ اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند ارجمند نے امامت پائی۔ اسی طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے قبل ان کے خالہ زاد بھائی حضرت یحییٰؑ اور ان سے قبل حضرت زکریاؑ مامور ہوئے۔ اور حضرت یحییٰؑ نے ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بپتسمہ دیا۔ اور بالآخر ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اگر میرا بچہ ابراہیم زندہ رہتا تو وہ نبی بنتا۔ یہ سب باتیں تاریخی لحاظ سے بالکل صحیح اور درست ہیں۔ لیکن یہ دائمی صداقت نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ خلیفہ یا امام بنانا خدا کا فعل ہے۔ جس کے متعلق کسی قطعی اور صریح اور یقینی ارشادِ الٰہی کے بغیر یہ کہنا کہ آئندہ خلافت لازماً فلاں خاندان میں رہے گی میرے نزدیک درست نہیں۔ ہمارا جماعتی عقیدہ جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے صرف اس قدر ہے کہ (اوّل) خلیفہ خدا بناتا ہے جیسا کہ آیت استخلاف میں بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ بظاہر مومنوں کے انتخاب کے باوجود حقیقۃً تقدیرِ خدا کی تخلیق ہے۔ اور (دوم) خلافت کا منصب ہر اس شخص کے لئے کھلا ہے۔ جو اپنے زمانہ میں اس کا سب سے زیادہ اہل ہو۔ جیسا کہ آیت تؤدّوا الامانات الیٰ اھلھا میں مذکور ہے۔

علاوہ ازیں ایسی باتوں کے متعلق قبل از وقت قیاس کرنا یا کسی خواب وغیرہ کی بناء پر ذاتی استدلال کرکے اس کی اشاعت کرنا درست نہیں بلکہ موجبِ فتنہ ہو سکتا ہے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ ایسی باتوں کو ان کے وقت پر چھوڑ دیا جائے۔ جب اس کا وقت آئے گا (خدا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور عمر میں زیادہ سے زیادہ برکت دے) تو اس وقت جسے خدا چاہے گا اسے اپنے خاص تصرف سے مومنوں کی زبان پر حق جاری کرکے خلیفہ بنا دے گا۔ خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے ہو یا کہ کسی اور اہل شخص کی صورت میں ہو۔ کیونکہ علمھا عند ربی ولا یضلّ ربّی ولا ینسیٰ۔

یہی وہ سچا فلسفہ ہے جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض گزشتہ مضامین میں یہ کہہ کر توجہ دلائی ہے۔ کہ جب آئندہ خلافت کا وقت آئے گا۔ تو خدا تعالےٰ خود لوگوں کی گردنیں اپنے منظورِ نظر شخص کی طرف جھکا دے گا اور کوئی طاقت اسے روک نہیں سکے گی۔

پس میرے خیال میں ملک حسن محمد صاحب کا یہ استدلال ایک بے وقت استدلال ہے جس کی اشاعت کی ضرورت نہیں تھی۔ اور موجودہ وقت میں وہ بعض کمزور طبع لوگوں کے لئے بدگمانی اور فتنہ کا موجب بھی ہو سکتا ہے۔ جس سے اجتناب لازم ہے۔ باوجود اس کے میں غالباً اس معاملہ میں پھر بھی کچھ نہ لکھتا۔ کیونکہ یہ ایک مخلص دوست کا ذاتی استدلال ہے۔ ولکل ان یستدل۔ لیکن چونکہ اسکے متعلق مجھ سے بعض لوگوں نے دریافت کیا ہے۔ اور انہیں اس استدلال کی اشاعت بے وقت اور غیر مناسب نظر آئی ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اس معاملہ میں امکانی غلط فہمی کا ازالہ کر دوں۔ ہمارے دوستوں کے لئے یہ اصولی نکتہ کافی ہے۔ کہ باوجود ظاہری انتخاب کے خلیفہ دراصل خدا بناتا ہے۔ اور خدا اسی شخص کو خلیفہ بناتا ہے۔ جو خدا کے علم میں خلافت کا اہل ہوتا ہے اور بس۔

نوٹ:۔ جس طرح ملک حسن محمد صاحب کی تعبیر ذوقی تھی۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مضمون بھی ذوقی ہے۔ نیز حضرت میاں صاحب مدظلہ کا یہ تحریر فرمانا کہ خلیفہ خدا بنایا کرتا ہے ملک حسن محمد صاحب کی تعبیر کے خلاف نہیں۔ کیونکہ مکرم ملک صاحب نے ایک ایسی خواب کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے دکھائی تھی۔ پس اگر مکرم ملک صاحب کی تعبیر صحیح ہو تب بھی خلیفے خدا ہی بنائے گا۔ (ادارہ)

جماعت کے مخلص اور مستعد نوجوانوں سے ضروری گزارش

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت متعدد اعلانات الفضل میں آپکی نظر سے گزر چکے ہونگے کہ حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں جلسہ سے متعلقہ انتظامات کے لئے نظارت حفاظت کو نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں نوجوانوں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں مگر مطلوبہ تعداد ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مخلص اور مستعد نوجوان اس سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کرکے عنداللہ ماجور ہوں گے۔ نیز جملہ امراء پریذیڈنٹ اور قائدین حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ایسے والنٹیر نوجوانوں کو ۲۳ دسمبر کی شام تک ربوہ پہنچنے کی ہدایت فرمائیں۔ اور وہ ربوہ میں آمد پر گزشتہ سالوں والی جگہ (نزد جامعہ احمدیہ) میں ہی رپورٹ کریں۔ ناظر حفاظت ربوہ

جماعت احمدیہ کے اخبارات اور رسائل

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

(۴)

سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۱؍ دسمبر ۱۹۵۶ء

۳۱۔ "سالار" قادیان

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی ۱۹۳۱ء میں کچھ عرصہ تک الحکم کی بجائے قادیان سے نکالتے رہے۔ اس کے مقاصد بالکل الحکم کے سے تھے۔ الحکم کے دوبارہ اجراء پر یہ رسالہ بند ہو گیا۔

تقسیم ملک کے بعد کچھ عرصہ تک آپ اسی نام کا ایک رسالہ سکندر آباد دکن سے بھی نکالتے رہے۔ جو اپنے زمانہ میں اسلام اور احمدیت کی اہم خدمات بجالاتا رہا ہے اب یہ رسالہ دوبارہ معرض التواء میں پڑا ہوا ہے۔

۳۲۔ "اسلامی دنیا" قاہرہ

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم اپنے قیام مصر کے دوران میں قاہرہ سے نکالتے رہے۔ آپ کا ارادہ تھا کہ بعد میں اسے الحکم میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ ۱۹۳۲ء میں آپ کی واپسی پر یہ رسالہ بند ہوا۔ اور آپ الحکم کے احیاء پر ۱۹۳۴ء میں اس کے مدیر مقرر ہوئے اور تا وفات یہ خدمت بجالاتے رہے۔

۳۳۔ "البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیہ"
اور
۳۴۔ البشریٰ کبابیر جبل الکرمل حیفا فلسطین

البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیہ ایک سہ ماہی رسالہ تھا جسے ۱۹۳۳ء میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری حال پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ نے کبابیر حیفا فلسطین سے جاری کیا۔

بعدہٗ اس رسالہ کو جنوری ۱۹۳۵ء میں البشریٰ کے نام سے موسوم کر دیا۔ . . . .

. . . . جو اس وقت سے اب تک جماعت کے مشن واقعہ کبابیر سے نکل رہا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد مولانا صاحب موصوف کے ذریعہ احمدیہ پریس کی بنیاد بھی رکھدی گئی۔ آپ کی واپسی کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب فاضل حال مبلغ کلکتہ (بھارت) رسالہ ہذا کے مدیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں انہیں بھی واپس بلا لیا گیا۔ اور ستمبر ۱۹۳۸ء سے چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے آپ کی جگہ لے لی۔ اور دسمبر ۱۹۵۵ء تک انہی کی ادارت میں یہ رسالہ نکلتا رہا۔ جنوری ۱۹۵۵ء سے موجودہ مبلغ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اس کے مدیر مقرر ہوئے۔ قمر صاحب قریباً سات سال تک مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر چکے ہیں۔ اور اب انہیں اسرائیل میں بطور مبلغ متعین کیا گیا ہے۔

عام طور پر اس رسالہ میں عربی زبان ہی استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات انگریزی زبان میں بھی مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے اسلام کی تبلیغ اس رسالہ کا اہم مقصد ہے۔ اس کی اشاعت اسرائیل کے علاوہ دوسرے ممالک شام اردن۔ عراق۔ مصر۔ لبنان حبشہ شمالی افریقہ۔ ارجنٹائن۔ برازیل اور ہر اس ملک میں کی جارہی ہے۔ جس میں عربی زبان سمجھی جاتی ہے۔ اور اس وقت اس کے بہترین نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔

حکومت اسرائیل کے قیام کے وقت اور اس کے بعد اس رسالہ نے مسلمانوں کی بیش قیمت خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اس وقت اس یہودی سلطنت میں واحد اسلامی ترجمان ہے۔

۳۵۔ "سن رائز" (انگریزی) لکھنؤ

جماعت احمدیہ کے ایک مخلص فرد مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب نے انگریزی دان طبقہ میں تبلیغ کے پیش نظر ۱۹۳۲ء میں لکھنؤ سے جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمی اور مالی دونوں لحاظ سے وسعت عطا کی تھی۔ اسلئے جہاں آپ نے اس اخبار کے جملہ اخراجات کو خود برداشت کیا۔ وہاں خود ہی اسے ایڈیٹ کرتے رہے۔ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت غیر مسلموں تک حقیقی اسلام کو پہنچانا اور ان کے اعتراضات کا جواب دینا اس اخبار کے اہم مقاصد تھے۔ اس میں بڑے قیمتی مضامین شائع ہوتے رہے متعدد اخبارات نے اس پر ریویو لکھے۔

اور اس کی خدمات کو سراہا۔ اس کے ایک ایڈیٹوریل کے متعلق جو معجزات کی حقیقت کے متعلق تھا۔ مولانا محمد علی صاحب مرحوم نے اپنے اخبار "لائٹ" میں لکھا کہ میری نظر میں گذشتہ ۱۳۰ سال کے عرصہ میں معجزہ کے متعلق اس قسم کا قیمتی مضمون انگریزی زبان میں نہیں گذرا۔

یہ اخبار تین سال سے زائد عرصہ تک باقاعدہ نکلتا رہا۔ بعد میں بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے اس کی اشاعت بند ہو گئی۔

۳۶۔ ماہنامہ "البشریٰ" (سندھی) حیدرآباد

اس نام کا ایک اخبار حیدرآباد (سابق سندھ) کی جماعت کی طرف سے ۱۹۳۵ء میں جاری کیا گیا۔ اس کا مقصد احمدیت اور اسلام کی اشاعت۔ مسائل دینیہ کی توضیح۔ مخالفین احمدیت اور اسلام کے اعتراضات کے جواب دینا تھا۔ شیخ عظیم الدین صاحب اس کے ایڈیٹر اور مولوی صالح محمد صاحب اور ابوعطاء اللہ صاحب معاون ایڈیٹرز تھے چونکہ جماعت مختصر تھی۔ اسلئے زیادہ دیر تک اخراجات کی متحمل نہ ہو سکی۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اخبار بند کر دیا گیا۔ اپنے وقت میں اس اخبار نے اسلام اور احمدیت کی کافی خدمت کی ہے۔

۳۷۔ "مسلم ٹائمز" لنڈن

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ سابق امام مسجد لنڈن کی ادارت میں ایک وقت تک ہفتہ وار اخبار کی صورت میں لنڈن سے نکلتا رہا۔ اور اس میں نہایت اہم مضامین شائع ہوتے رہے۔

۳۸۔ "الاسلام" لنڈن

اس نام کا ایک سہ ماہی رسالہ صاحبزادگان خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لنڈن کے قیام کے دوران میں۔ جبکہ وہ وہاں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ستمبر ۱۹۳۵ء میں جاری کیا تھا محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن حال پرنسپل تعلیم الاسلام کالج اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی۔ ایس اس کے مدیر تھے۔ اہل مغرب کی اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنا اور انہیں صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا اس کا بڑا مقصد تھا۔ زبان فصیح اور شستہ تھی۔ اور رسالہ صوری اور معنوی۔ دونوں لحاظ سے قابل قدر تھا۔ اس میں اسلامی جنگوں پر سیر کن بحث کی گئی۔ نبوت کے مسئلہ پر مبسوط مضامین لکھے گئے۔ اسی طرح دیگر قیمتی مضامین کے علاوہ حضرت درد صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک قیمتی مضمون "اسلام اور سپر چولزم" متعدد اقساط میں شائع ہوا۔

۳۹۔ "الاسلام" انڈونیشیا

کسی وقت میں جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کا آرگن تھا جسے مولانا رحمت علی صاحب فاضل سابق مبلغ انچارج انڈونیشیا نے وہاں کی مقامی زبان میں جاری کیا تھا۔ ایک عرصہ تک یہ جماعتہائے احمدیہ کی تعلیم و تربیت اور غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کا اہم فریضہ ادا کرتا رہا۔

۴۰۔ ماہنامہ "الہدیٰ" لکھنؤ

وسط ۱۹۳۵ء میں جب مجلس احرار احمدیت کے متعلق بڑے وسیع پیمانہ پر پروپیگنڈا کر رہی تھی۔ اور انسانیت سوز افتراؤں اور رذیل سے رذیل ہتھکنڈوں سے کام لے رہی تھی۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ کے ایک مخلص اور معلم دوست تاجر مکرم سید ارشد علی صاحب نے جو سید ارتضیٰ علی صاحب ایڈیٹر سن رائز کے بڑے بھائی ہیں۔ لکھنؤ سے جاری کیا۔ جس میں مجلس احرار اور ان کے ساتھ اخبارات زمیندار۔ احسان اور النجم وغیرہ کے حیا سوز افتراؤں اور انسانیت سوز اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا اور قارئین تک حق و صداقت پہنچایا جاتا رہا۔ تا مخلوق خدا ہلاک نہ ہو۔ اور وہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرنے کے بعد آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر فلاح دارین حاصل کرے۔

مکرم سید ارشد علی صاحب نہ صرف اس اخبار کو خود ایڈٹ کرتے رہے۔ بلکہ اس کے جملہ اخراجات بھی خود ہی برداشت کرتے رہے۔ جب مجلس احرار نے احمدیت کی مخالفت کے میدان میں شکست کھائی اور اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ تو یہ اخبار بند کر دیا گیا۔ بہر حال اپنے وقت میں اس اخبار نے اسلام اور احمدیت کی بیش قیمت اور قابل فخر خدمات سرانجام دیں۔

۴۱۔ ماہنامہ "المبشر" قادیان

۱۹۳۶ء کے وسط میں ایک احمدی نوجوان محمد سلیمان صاحب عرفانی کی ادارت میں قادیان سے شائع ہونا شروع ہوا۔ اور نظارت تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ قادیان کا باقاعدہ منظور کردہ تھا۔ بعد میں اس کی ادارت جماعت کے تجربہ کار صحافی شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم ایڈیٹر الحکم نے سنبھال لی۔ یہ نوجوانوں کا دینی علمی ادبی اور تاریخی رسالہ تھا۔ جس میں مفید دلچسپ اور احمدی نوجوانوں میں جوش و قوت عمل پیدا کرنے والے مضامین شائع ہوتے رہے۔ (باقی)

مجلس اتحادِ اسلام کا قیام

بدقسمتی سے ہمارے بعض بھائی فرقہ دارانہ مباحث میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں (ڈاکٹر خانصاحب)

ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان نے شیعہ سنی تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے دونوں فرقوں کے سرکردہ علماء اور نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی مجلس اتحاد اسلام کے قیام کا اعلان کیا ہے۔

یہ کمیٹی دونوں فرقوں کے درمیان موجودہ تلخی اور اختلافات کی بنیادی وجوہ کا جائزہ لے کر ان کے تعلقات کو بہتر بنانے کے طریقے اور ذرائع تجویز کرے گی۔ تاکہ ہر فرقہ کے لوگ اپنے اپنے عقائد کے مطابق اپنی مذہبی رسوم دوسرے مسلمانوں کی دلآزاری کئے بغیر ادا کر سکیں۔ مجلس کے ارکان اور دوسرے معززین اس مقصد کے حصول کے لئے بڑے بڑے شہروں میں مشترکہ پلیٹ فارم سے عام جلسوں سے بھی خطاب کریں گے۔

وزیر اعلیٰ نے مورخہ ۸ر دسمبر کو لاہور میں اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس میں مجلس اتحاد اسلام کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس مجلس سے شیعہ سنی تعلقات پر اثر انداز ہونے والے حسب ذیل امور کے بارے میں متفقہ تجاویز پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔

(۱) مذہبی جلوس نکالنے کے متعلق طریق کار اور پالیسی۔

(۲) ہر فریق کے ممبروں کی تحریر و تقریر پر پابندی لگانے کی ضرورت اور یہ کہ اس پر عمل کس صورت میں کیا جائے۔ اور

(۳) مجلس کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر۔

وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ اس وقت ہمارا ملک شدید اور ہنگامی مسائل سے دوچار ہے۔ جن پر تمام شہریوں کو پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے بعض بھائی فرقہ دارانہ مباحث میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ قومی تعمیر کے اہم کاموں میں اپنا وقت اور صلاحیتیں صرف نہیں کر سکتے۔

ڈاکٹر خان صاحب نے بتایا۔ کہ مجلس اتحاد اسلام جو پانچ دسمبر کو دونوں فرقوں کے نمائندہ اجتماع میں قائم کی گئی تھی۔ اس وقت تک اپنے دو مشاورتی اجلاس منعقد کر چکی ہے۔ اور مجلس نے پیش نظر مقاصد اور جملہ تحقیقات پر کامل غور و خوض کے بعد ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ مجلس حسب ذیل قرارداد کی توثیق کرتی ہے۔ جو ۹ر ستمبر ۱۹۵۲ء کو شیعہ سنی بورڈ کے ارکان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق منظور ہوئی تھی۔

(الف) پاکستان کے اتحاد و سالمیت کے لئے بیحد ضروری ہے کہ تمام اسلامی فرقے اپنے اختلافات خواہ وہ عقائد میں ہوں۔ یا فروع میں پبلک مقامات پر ایسے طریق پر بیان نہ کریں۔ جو دوسرے فرقے کے لئے دلآزاری یا اشتعال انگیزی کا باعث ہوں۔ اور جن سے مختلف فرقوں میں منافرت پیدا ہونے کا امکان ہو۔

(ب) نیز مختلف فرقوں کے مقررین اپنی تقریروں۔ مواعظ۔ خطبات اور لیکچرز وغیرہ میں اخبار نویس مضمون نگار مصنفین وغیرہ حضرات اپنی تقریروں اور تحریروں میں کوئی ایسا انداز اختیار نہ کریں۔ جس سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں دلآزاری۔ منافرت یا اشتعال پیدا ہونے کا امکان ہو۔

(پبلک مقام سے مراد وہ تمام مقامات ہیں۔ جہاں عامۃ المسلمین کو بلا روک ٹوک آنے جانے کی اجازت ہو۔ جیسے عام شاہراہیں۔ پبلک باغات۔ مساجد اور تمام ایسے مقامات جو عبادت وعظ۔ تعلیم یا عزاداری وغیرہ کے لئے وقف ہوں۔ نیز پرائیویٹ مکانات جہاں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ وعظ۔ تقریر یا عزہ داری کی آواز باہر پہنچائی جاتی ہو۔ وہ اسی غرض کے لئے پبلک مقامات تصور ہونگے)

(ج) نیز قرار پایا۔ کہ مجلس اتحاد اسلام کی طرف سے شیعہ سنی اتحاد کے لئے مختلف شہروں میں جلسوں کا انتظام کیا جائے۔ جہاں دونوں فرقوں کے مقررین اس قرارداد کی روشنی میں اتحاد اسلام کے حق میں تقریریں کریں۔

قرارداد کی توثیق کرنے والوں میں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہیں۔

(۱) مولانا محمد اسماعیل (۲) مولانا نور الحسن شاہ بخاری (۳) مرزا احمد علی (۴) صاحبزادہ فیض الحسن (۵) نواب احسان علی خان۔ (۶) مولانا داؤد غزنوی (۷) ماسٹر تاج دین انصاری (۸) سید مظفر علی شمسی (۹) سید مبارک علی شاہ (۱۰) مولوی غلام محی الدین قصوری۔ (۱۱) سید ہادی علی شاہ۔ (۱۲) مولانا عبدالستار نیازی (۱۳) علامہ حافظ کفایت حسین (۱۴) علامہ علاؤالدین صدیقی۔ ارکان مجلس میں سے ذیل کے اصحاب اس اجلاس میں شریک نہیں تھے۔ مگر وہ ۱۹۵۲ء میں اس قرارداد کی تائید کر چکے ہیں (۱) مولانا ابو الحسنات (۲) مولانا محمد بشیر (۳) مولانا احمد علی۔

وزیر اعلیٰ نے شیعہ سنی اتحاد کے لئے اخبارات سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا۔ کہ اخبارات ایسا مواد شائع کرنے سے انکار کر دیں جس سے فرقہ دارانہ بحث و تمحیص کی حوصلہ افزائی ہو۔ فرقہ دارانہ کشمکش کو ختم کرنے کی کوششوں میں حکومت کے ہاتھ مضبوط کر سکتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ اخبارات ایسے اداریے اور مضامین لکھ کر بھی حکومت کی مدد کر سکتے ہیں۔ جو عوام میں اسلامی اخوت اور رواداری کا جذبہ پیدا کریں۔ — ڈاکٹر خان صاحب نے عوام کو پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے نام پر اسی امر کی تلقین کی۔ کہ وہ فرقہ دارانہ بحثوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنی صلاحیتوں کو تعمیری کاموں میں صرف کریں۔

وزیر اعلیٰ نے ایک اخباری نمائندہ کی اس رائے سے اتفاق نہ کیا۔ کہ کچھ عرصہ سے شیعہ سنی اختلافات کے ساتھ وحدت مغربی پاکستان کے سابق صوبوں کے درمیان بھی باخصوص ماضی میں بھی آپس میں رقابت کے جذبات پیدا ہو گئے رہے ہیں۔ آپ نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان کشمکش کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ یہ مسئلہ اب مردہ ہو چکا ہے۔ اسی لئے اب اسے چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (آفاق لاہور ۹ر دسمبر ۱۹۵۶ء)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

لیکن اگر انجمن کسی بے لوث اور صائب الرائے شخصیت کا جیسا کہ حضرت مولانا نور الدین علیہ الرحمۃ تھے اقتدار تسلیم کرلے۔ تو اسے اختیار ہے۔ حضرت مولانا نے کوئی ایسی پارٹی نہ بنائی۔ جو ان کی ذات کا پراپیگنڈا کرے۔ ان کو ذاتی اغراض کی وجہ سے نہ کسی سے دشمنی تھی۔ نہ دوستی۔ وہ جو کام کرتے تھے۔ خدا کے لئے کرتے تھے۔ اسی لئے ان کا اثر بحیثیت مجموعی تمام جماعت پر تھا۔ نہ ان میں افتراق خیزیاں تھیں۔ نہ انتشار پسندیاں۔ نہ وہاں پراپیگنڈے کے ہنگامے تھے۔ نہ جاسوسوں کا ہجوم۔ اس اعتراض کا خود ہی محمودی صاحبان اپنی تحریروں میں جواب دے جاتے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ مولانا نور الدین صاحب کے زمانہ میں "پیغام صلح" سے تعلق رکھنے والے تحریک آزادی کے نام پر تحفظ حقوق انجمن کے ادعا سے فتنے اٹھایا کرتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں ہمارے دلوں میں خلیفہ اول کا بے حد احترام تھا۔ وہاں انجمن کے حقوق کی محفوظیت کا جذبہ بھی موجود تھا۔ ہمارے دلوں میں یہ دونوں کیفیتیں ہمارے موقف کی تائید کرتی ہیں۔ ہم فی الواقعہ انجمن ہی کو مسیح موعود کا صحیح جانشین سمجھتے تھے۔ مگر ہم انجمن کو اس امر کا مجاز بھی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے حقوق و اختیارات کو کسی فرد واحد پر اعتماد کر کے تفویض کر سکتی ہے۔ اور اگر ان تفویض شدہ اختیارات کا ذرہ بھر غلط استعمال ہو۔ تو ہم بڑی سے بڑی شخصیت کے سامنے حق اور صداقت پر مبنی بات بیان کرنے سے نہیں رک سکتے۔ اگر اہل ربوہ اپنی ان تحریروں کو خود دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان کے اعتراض کا جواب خود ان کی تحریروں میں موجود ہے۔ ایک طرف انہیں یہ اعتراف ہے کہ ہم نے مولانا نور الدین علیہ الرحمۃ کو بہت بڑی شخصیت اور ایماندار شخصیت تسلیم کیا اور دوسری طرف ان کا یہ کہنا ہے۔ کہ ہم اتنی بڑی شخصیت کے سامنے بھی حق بات کہنے سے نہیں رکتے تھے اپنے اس موقف میں مجھے کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ نہ اس سے ہمارے عقائد میں کوئی تضاد ثابت ہوتا ہے۔" (پیغام صلح مورخہ ۲۸ر نومبر ۱۹۵۶ء)

ہم نے اپنے اصول کے مطابق چیمہ صاحب کی پوری عبارت نقل کر دی ہے۔ اس کے بعد ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کا وہ حوالہ پھر نقل کر دیتے ہیں جو ہم پہلے نقل کر چکے ہیں۔

"پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے۔ اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو۔ تو میں اسے کہہ دونگا۔ کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ۔ تو بہتر ہے۔ اگر وہ ابی اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے۔ تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدمؑ کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ سعادت مند فطرت اسے اسجدوا لآدم ہی کہے گا۔ اور اگر ابلیس ہے۔ تو وہ اس دربار سے نکل جائیگا۔"

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے۔ جس طرح ابوبکر۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اسی طرح اللہ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔"

"مجھکو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ ہی اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر میں تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے۔ کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔" (بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

اب چیمہ صاحب ان حوالوں کی روشنی میں اپنی عبارت کا پھر مطالعہ فرمائیں۔ اور خود ہی بتائیں۔ کہ انکی اور ان کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن رہ جاتی ہے۔ اور وہ عظیم انسان جس کا آپ بڑا احترام کرتے ہیں۔ اور جس کو آپ فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے اور انجمن نے "اقتدار" بخشا تھا۔ اس انسان کے آپ کے متعلق اور انجمن کے متعلق کیا تاثرات ہیں۔ —— یہ تو وہی بات ہے۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ خلیفۃ المسیح الاولؓ تو فرمائیں۔ کہ نہ میں انجمن کے خلیفہ بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر میں تھوکتا بھی نہیں۔ اور پیغامی چیمہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ انجمن نے خلیفہ بنایا۔ چیمہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ "اپنے اس موقف میں مجھے کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ نہ اس سے ہمارے عقائد میں کوئی تضاد ثابت ہوتا ہے۔" یہ صرف آپ کی مخصوص ذہنیت ہے۔ ورنہ ایسے موقف کے خیال سے تو عام انسانی ذہنیت لرز جاتی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

جن جماعتوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جلد اپنا چندہ جلسہ سالانہ پورا کر دیا ہے ان کی ایک فہرست قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے۔ نیچے مزید ایسی جماعتوں کے نام درج ہیں جنہوں نے اس وقت تک اسی فیصدی یا اس سے اوپر چندہ جلسہ سالانہ داخل خزانہ کرا دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ان جماعتوں سے التماس ہے کہ جو تھوڑی بہت کمی رہ گئی ہے اسے بھی جلسہ سالانہ تک پوری کر دیں۔ اور پچھلے بقائے بھی وصول کرنے کی کوشش کریں۔

دوسری تمام جماعتوں سے بھی گذارش ہے کہ پوری محنت اور تندہی سے اس چندہ کی وصولی کی کوشش کریں اور جتنی جتنی رقم وصول ہوتی جائے اسے یہاں بھیجتے جائیں۔ ان فہرستوں کے شائع کرنے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض جماعتیں جو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں پیچھے ہیں ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ بہت جماعتیں ایسی ہیں جو نہ صرف سو فیصدی اپنا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کر دیتی ہیں بلکہ جلسہ سالانہ سے پہلے تمام رقم ادا کر دیتی ہیں پھر کوئی وجہ نہیں کہ چند جماعتوں کے لئے اس چندہ کی وصولی کیوں مشکل ہو سوائے اس کے کہ اس کے عہدہ داروں پر اس چندہ کی اہمیت واضح نہ ہو اور وہ اس کی فراہمی کے لئے پوری کوشش عمل میں نہ لاتے ہوں۔ انہیں غور کرنا چاہیئے کہ کیا وہ اس طرح اپنے آپ کو ثواب سے محروم تو نہیں رکھ رہے اور ساتھ ہی اپنی جماعت کے افراد کو اس ثواب سے محروم تو نہیں کر رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

نمبر	جماعت	فیصدی
۱	مورو (سندھ)	سو فی صدی
۲	چک ۳۷/۱۱-L	سو فیصدی
۳	چک ۱۶۸ منگلا	//
۴	چاہ شیخوں والا	//
۵	شیر دکے	//
۶	بالاکوٹ	//
۷	کولوتارڑ	//
۸	رادھن	//
۹	ہرڑپہ	//
۱۰	پیرکوٹ متصل احمدنگر	//
۱۱	گل گھوٹو	۹۷ فیصدی
۱۲	کوروال	۹۴ فیصدی
۱۳	دہیہ چاپٹ	۹۲ فیصدی
۱۴	چک ۱۵۲ شمالی	۸۹ فیصدی
۱۵	چک ۲۰۹ گ ب بودھی سنگھ	۸۹ //
۱۶	کریا نوالہ	۸۹ //
۱۷	چک ۴۸ الف نہر فتح	۸۸ //
۱۸	چک ۳۵۴ ج ب نادرآباد	۸۸ //
۱۹	گوٹھ جمال دین	۸۴ //
۲۰	پنڈی بھٹیاں	۸۳ //
۲۱	چک ۱ گلزار	۸۳ //
۲۲	جڑانوالہ	۸۲ //
۲۳	محراب پور	۸۲ //
۲۴	علی پور (ضلع مظفر گڑھ)	۸۱ فیصدی

مجالس انصار اللہ توجہ کریں

مرکزی مجلس انصار اللہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" کا امتحان ۲ دسمبر ۱۹۵۶ء کو ہونا تھا۔ لیکن ابھی تک بہت ہی کم مجالس انصار اللہ کی طرف سے اس کتاب کے امتحان کے جوابی پرچے موصول ہوئے ہیں۔

جن مجالس نے امتحان کا انتظام کیا ہے انہیں جلد تر پرچے بھجوا دینے چاہئیں تا نتیجہ کا اعلان ہو سکے۔ اسی طرح جن مجالس نے امتحان کا انتظام نہیں کیا انہیں مرکز میں لکھ کر کوئی اور تاریخ مقرر کرا لینی چاہیئے۔ امتحان ضروری ہے۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ دیر سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نورالحق دفتر ایم۔ اے سنڈیکیٹ ربوہ

(۲) میں خود۔ میری دو ہمشیرہ اور ایک پھوپھی زاد بہن مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب ہم سب کی صحت یابی کے لئے خداوند کریم سے دعا فرمائیں۔

کریم الدین حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

---

(۱) میاں محمد بخش صاحب — پریذیڈنٹ — نورپور ڈوگراں ضلع لاہور
(۲) میاں اللہ رکھا صاحب — سیکرٹری مال — // — //

مجلس اطفال الاحمدیہ کوئٹہ کا اجلاس و تقسیم انعامات

مؤرخہ ۱۶/۱۱/۵۶ بعد نماز جمعہ مجلس اطفال الاحمدیہ کوئٹہ کا ایک اجلاس عام زیر صدارت مکرم صوفی رحیم بخش صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہوئے اور اول و دوم رہنے والے اطفال کو انعامات بھی دئیے گئے۔

ا۔ تلاوت قرآن مجید۔ ب نظم۔ ج صفائی

ان مقابلہ جات کے نتیجہ کا فیصلہ کرنے کے لئے مکرمی قائد صاحب نے تین جج مقرر فرمائے مکرم شیخ محمد حنیف صاحب تلاوت کے لئے۔ خاکسار نظم کے لئے اور مکرم میجر مرزا امیر احمد صاحب صفائی کے لئے جج مقرر کئے گئے۔ جج صاحبان نے ان مقابلہ جات کے نتیجے نکال کر مکرمی قائد صاحب کی خدمت میں پیش کر دئیے۔ جن پر مکرم قائد صاحب نے مناسب ردوبدل فرمانے کے بعد حسب ذیل نتیجہ نکالا۔

تلاوت:۔ رفیع احمد صاحب اول۔ مجیب الحق صاحب دوم۔ عبدالمالک صاحب دوم

نظم:۔ محمد احمد صاحب اول۔ مجیب الحق صاحب دوم۔ بشیر احمد صاحب دوم۔

صفائی:۔ مجیب ناصر صاحب اول۔ عبدالمجید صاحب اول۔ محمد دانیال صاحب دوم مجیب الحق صاحب دوم۔

مقابلہ جات کے اختتام پر مکرم قائد صاحب نے اول و دوم آنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے (اول آنے والے کو ایک پین دیا گیا جس کی قیمت مبلغ ۱/۴ روپیہ تھی۔ دوم آنے والے کو ایک گیند دیا گیا جس کی قیمت ۱۰ آنے تھی) اس طرح کل مبلغ ۹/۴/- روپے کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ مبلغ چار روپے کی مٹھائی اجلاس میں شامل ہونے والے اطفال میں تقسیم کی گئی۔ یہ چار روپے کی رقم شیخ محمد حنیف صاحب (دو روپے) اور مکرم میر عبیداللہ صاحب (دو روپے) نے پیش کی تھی۔

آخر میں مکرم قائد صاحب نے اطفال کو چند نصائح فرمائیں اور روزانہ نماز مغرب میں باقاعدگی سے شامل ہونے کی تلقین کی تاکہ نماز مغرب کے بعد اطفال کا جو روزانہ اجلاس ہوتا ہے اس سے صحیح طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔ اجلاس کی کارروائی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ جو کہ مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ خانصاحب نے فرمائی۔

بشیر احمد شیدا نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء منظور کئے گئے ہیں احباب نوٹ فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	حاجی محمد علی خانصاحب ایل۔ ایل۔ بی۔	پریذیڈنٹ	چارسدہ	ضلع پشاور
(۲)	ماسٹر نورالحق صاحب	جنرل سیکرٹری	//	//

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	چوہدری الٰہی بخش صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۷۰/10-R	ضلع ملتان
(۲)	چوہدری عبدالغنی صاحب	سیکرٹری مال	//	//

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	چوہدری عبدالواحد صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۹۹ شمالی	ضلع سرگودھا
(۲)	غلام احمد صاحب بسرا	جنرل سیکرٹری۔ مال	//	//
(۳)	چوہدری غلام رسول صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	//	//

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	چوہدری محمد عباس صاحب	پریذیڈنٹ	بھیلیرا تحصیل چونیاں	ضلع لاہور
(۲)	مولوی محمد اسحٰق صاحب	سیکرٹری مال	//	//

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	چوہدری مہر خانصاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ	ضلع لائلپور
(۲)	چوہدری بشارت علی خانصاحب	سیکرٹری مال و وصایا	//	//
(۳)	ڈاکٹر عبداللہ خانصاحب	سیکرٹری امور عامہ، خارجہ و زراعت	//	//

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	حاجی شیخ محمد حسین صاحب	پریذیڈنٹ	دنیاپور	ضلع ملتان
(۲)	شیخ محمد اسلم صاحب	سیکرٹری مال۔ امور عامہ و تعلیم	//	//
(۳)	مرزا محمد اکرم صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	//	//

"اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعوی دارو!!!"

کیا تم اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالوگے؟

حضور ایدہ اللہ تعالی کا خطبہ ۲۳ نومبر آپ نے پڑھ یا سُن لیا ہے۔ اب آپ سے حضور کے ہی الفاظ میں مطالبہ ہے۔ کہ

" اللہ تعالی نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں۔ کہ وہ ان کو جنت دیگا۔ (قرآن کریم)

" اے مومنو!!! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے۔ کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو۔"

"سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں"

"اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعوی دارو!!! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالوگے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے۔"

پس آپ آگے بڑھیں۔ اور اس سال کی تبلیغی اہمیت کے پیش نظر وہ شاندار قربانی کریں۔ جو اللہ تعالے کے حضور قرب کا ذریعہ بن جائے"

دوستوں کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ دشمن نے جو جھوٹا اور پر فریب پروپیگنڈہ کیا ہے جس کا اشارہ حضور اپنے خطبہ میں فرما چکے ہیں۔ اسے سر تا پا غلط اور جھوٹا پروپیگنڈہ ثابت کرنا ہے۔ اس کا ایک ذریعہ یہ ہے۔ کہ ہر احمدی تحریک جدید کے اس سال میں شامل ہو۔ کیونکہ یہ نہائیت اہم سال ہے۔ جس میں بیرونی ممالک کے بڑے بڑے دوست اسلام کی تبلیغ کے لئے اور اسلام ربوہ میں سیکھنے کے لئے آرہے ہیں۔ اور حضرت اقدس سے بہت سے ممالک اپنے لئے مبلغ مانگ رہے ہیں۔ ایسے مطالبات کے پورا کرنے کا سہرا حضور ایدہ اللہ تعالی کی ہدایات اور ارشادات پاکستان کے سر پر ہے۔"

پس اگر آپ اس سال میں کم سے کم اپنی ماہوار آمد کا ½ تحریک جدید میں ادا کر دیں تو آپ کا وعدہ ڈیوڑھا دوگنا ہو جائے گا۔" مگر اس پر آپ کے عملی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے یہ آپ کو لکھا جا رہا ہے۔

ذیل میں جن جماعتوں کی پہلی یا دوسری یا تیسری فہرست آچکی ہے۔ لیکن ابھی ان کی فہرست مکمل نہیں ہوئی۔ کیونکہ دفتر کے ریکارڈ اور ان کی اپنی تحریروں سے ظاہر ہے۔ کہ اپنے وعدوں کے پورا کرنے کے لئے دوستوں سے ابھی وعدے حاصل کر رہے ہیں۔ اور وہ فہرست مکمل کر کے ارسال کریں گے۔ ایسے کارکنان کو یاد رہے۔ وعدوں کی فہرستوں کی تکمیل زیادہ سے زیادہ ۲۰ دسمبر تک ہو کر مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

جماعت اوکاڑہ۔ ماسٹر حاکم علی صاحب سیکرٹری مال بہت محنت سے کام کرنے والے ہیں۔ ۲۲۹۲/۵ کی لسٹ ارسال فرمائی ہے۔

محمد آباد اسٹیٹ سے منشی محمد صادق صاحب سیکرٹری مال -/۲۰۶۶ کی فہرست ارسال فرماتے ہیں۔ کنری سندھ سے ۱۷۸۸/۷!

جہلم کے سیکرٹری تحریک جدید و قائد عبد الحی صاحب صابر فہرست اول -/۱۳۵۰ نواب شاہ۔ سیکرٹری تحریک جدید ظفر اللہ خان صاحب -/۱۲۳۲!

نوشہرہ چھاؤنی کے خادم عبد الستار صاحب سیکرٹری تحریک جدید قائد ۱۲۲۷/۸ کی فہرست ارسال کرتے ہیں۔ اور ملتان شہر سے امیر صاحب کی اطلاع ہے۔ کہ آپ کی کئی چھٹیاں ملی ہیں۔ فہرست تیار ہو رہی ہے عنقریب ارسال ہو گی۔

میر پور خاص عبد الرحمن صاحب سیکرٹری تحریک جدید ۱۱۷۲/۸

سانگلہ ہل۔ فقیر اللہ خان صاحب سکرٹری تحریک جدید

" " ۱۰۷۸/۱۲

ناصر آباد اسٹیٹ سید داؤد مظفر شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت اسٹیٹ کا ۹۸۸/۱۰ اور اپنا و اپنی بیگم صاحبہ کا وعدہ -/۲۶۹ کا ارسال فرمایا ہے۔ مانسہرہ ہزارہ سے سیکرٹری تحریک جدید منشی عمر خان صاحب — -/۹۵۲

ایبٹ آباد۔ مکرمی محمد اعظم صاحب -/۹۲۹

منظفر گڑھ۔ ڈاکٹر محمد اقبال خان صاحب صدر جماعت ۸۷۶/۱

کیمبل پور۔ ہیڈ ماسٹر عبد الرحمن صاحب سیکرٹری تحریک جدید۔ ۸۲۸/۴

روہڑی سیکرٹری تحریک جدید محمد طفیل صاحب -/۸۲۷

جماعت جڑانوالہ کے وعدے ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت حضور میں پیش فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ بیشتر احباب کے وعدے دفتر اول و دوم ۱۰۹۸/۵ ارسال ہیں۔ باقی افراد کے وعدے جلد لے کر ارسال بحضور ہونگے۔

جماعت گھسیانہ جھنگ کے امیر شیخ محمد بشیر احمد صاحب حضور میں لکھتے ہیں۔ دفتر اول و دوم کی فہرست -/۲۰۳۳ پیش ہے یہ وعدے جلدی میں لئے گئے ہیں۔ ابھی جماعت کا مکمل سروے نہیں ہوا۔

مزید وعدے اور مزید ایزادیاں جو ہونگی۔ وہ بطور ضمیمہ دوسری فہرست میں پیش ہونگی۔ یہ اضافہ بہت تھوڑے ہیں۔ اور جماعت کے تقاضا اور بہت بڑی ضرورت کے لحاظ سے بہت کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس جماعت کے وعدے بھی بہت بڑھ چڑھ کر ہوں۔ مگر دوست غریب ہیں ان کی آمدنیاں قلیل۔ لیکن حضور کے ارشاد پر اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے ان کے دل میں جوش ہے۔ اس لئے آگے ہی بڑھتے ہیں۔

جماعت سرگودھا سے پہلی قسط ۱۴۵۵/۱۴ کی مکرم محمد الدین صاحب انور سیکرٹری تحریک جدید نے ارسال فرمائی ہے۔ ہر جماعت کوشش کرے۔ کہ اس کے وعدے مرکز میں جلد سے جلد آجائیں۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالے تحریک جدید کی طرف سے اعلان فرما سکیں۔ کہ اس کی ضرورت پوری ہو گئی

اکثر جماعتوں نے احباب کے پتہ نہیں دیئے حالانکہ دفتر پتہ کا مطالبہ شروع سے کرتا رہا ہے اس لئے کہ وعدوں کے بعد وصولی کے لئے دفتر دوران سال میں حضور ایدہ اللہ تعالے کے مختلف ارشادات احباب کے پیش کیا کرتا ہے۔ جس سے اکثر احباب اپنے وعدے وقت سے بہت پہلے ادا کیا کرتے ہیں۔ چونکہ یہ وعدے ہیں۔ اس لئے احباب ان کے جلد تر ادا کرنے کا خیال کرتے ہیں لیکن جب تک دفتر کے پاس احباب کے پتے نہ ہوں۔ کس طرح ارسال کرے جانکہ دفتر کے اس اقدام سے کارکنان کا ہی فائدہ ہے۔ اس لئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالی کے کلمات کا جو اثر ہوتا ہے۔ وہ دوسرے کا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالے نے اپنے اپنے بندے کے کلام میں تاثیر رکھی ہے اور اس کا اثر ہوتا ہے۔ پس اس سے کارکنان کو جلد رقم مل جاتی ہے۔ اسلئے وعدے کے ساتھ ہر وعدہ کنندہ کا پورا پتہ دینا ضروری ہے۔

مرزا محمد صدیق بیگ صاحب پریذیڈنٹ قلعہ گگھار دسسندھ سے -/۷۰ کا وعدہ آٹھ احباب کا ارسال کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ جماعت نئی ابھی قائم ہوئی ہے۔ میں نے ان کو حضور کا خطبہ سنایا۔ تو احباب نے خطبہ سن کر فوری وعدے لکھوائے جو ارسال ہیں۔ اسی طرح جماعت چک ۹۳ ضلع مظفر گڑھ میں نئی جماعت بنی ہے۔ وعدے میاں امام الدین صاحب نے ۸/۱۷ کے ارسال کئے ہیں۔

چارسدہ کے درانی جناب محمد علی خان صاحب حضور ایدہ اللہ تعالے کے اس ارشاد پر کہ ہر احمدی کو اپنے وعدوں کے ساتھ اپنے اہل و عیال و خاندان کو شامل کرنا چاہیئے۔ خصوصاً ان کو جن کا گذارہ ان کی آمد پر ہے۔ تا وہ جب خود برسر روزگار ہوں۔ تو خود بخود اللہ تعالے کی راہ میں قربانی کرنے لگ جائیں۔ صاحب موصوف اپنے ۷ کس خاندان کے افراد کو شامل کرتے ہوئے ۱۲۷ کا وعدہ پیش فرماتے ہیں۔

ایک فوجی دوست جو مالی مشکلات میں گذر رہے ہیں۔ وہ گذشتہ سال وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ انہوں نے لکھا۔ کہ میرا اس سال کا وعدہ -/۵۰ حضور میں پیش کر دیں۔ میں یہ رقم تو جنوری ۵۷ء میں ادا کرنے کی جس طرح بھی ہو سکا کوشش کرونگا۔ انشاءاللہ تعالے۔ اور بقایا کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ ۳۱ اکتوبر ۵۷ء سے قبل جو اس سال کے وعدے ادا کرنے کی آخری تاریخ ہے۔ بقایا ادا کرونگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالے نے آپ کا وعدہ منظور فرمایا۔

پس ایسے دوست جو ابھی ادا نہیں کر سکے یا جلد سالانہ پر ادا کرنے والے ہوں۔ یا اگلے سال کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں۔ وہ نئے سال کا وعدہ کر سکتے ہیں۔ مگر پختہ اقرار یہ کریں۔ اور وقت معین کریں۔ کہ فلاں مہینہ یکمشت یا اتنی ماہوار قسط سے ادا کر دونگا۔ انشاءاللہ تعالی۔ والسلام

خاکسار

برکت علی خان

وکیل المال تحریک جدید

ربوہ

سلسلہ کتب اسلام پر رسالہ خالد کا ریویو

"فاضل مصنف نے نہایت عمدہ پیرائے میں آسان اور زود فہم زبان میں بچوں کے لئے ارکان اسلام اور ان کی اہمیت بیان کی ہے۔ اسلام کے متعلق ابتدائی معلومات کے لئے یہ سلسلہ بہت مفید اور قابل قدر ہے —— موجودہ زمانہ میں اشاعت اسلام ہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ فاضل مصنف اور ناشر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس جہاد کبیر میں بچوں کی معلومات کے لئے یہ کتابیں لکھ کر وقت کی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی مساعی جمیلہ میں برکت دے" (خالد دسمبر ۱۹۵۶ء)

قیمت:۔ اسلام کی پہلی کتاب ۴؍ دوسری کتاب ۸؍ تیسری کتاب ۱۰؍ چوتھی کتاب ۱۱؍ اسلام کی پانچویں کتاب ۱۱؍ کل دو روپیہ بارہ آنہ میں۔ مگر پانچوں کے خریدار سے صرف دو روپے لئے جائیں گے۔ اس کا پہلا ایڈیشن قریب الاختتام ہے۔ بہت تھوڑی تعداد باقی ہے احباب انہیں جلد منگوالیں۔ ملنے کا پتہ:۔ **احمدیہ کتابستان ربوہ**

ملکوتی فوجوں سے طاغوتی لشکروں کا مقابلہ
شیطان میدان چھوڑ کر بھاگ گیا

شَیَاطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ کو بھگانے کے لئے آپ یہ کتابیں اپنے اہل و عیال اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔

(۱) **کلید ترجمۂ قرآن مجید** مکمل دو حصوں میں سارے قرآن کریم کی رکوع وار لغات اور سارے قرآن پاک کا صاف اور عام فہم ترجمہ یہ صرف پانچ روپے میں۔

(۲) **شمع حرم مع قندیل حرم**:۔ زنانہ فقہ احمدیہ مع فتاویٰ احمدیہ ہر دو حصہ قیمت تین روپیہ دونوں کتابوں کے خریدار سے بجائے آٹھ روپیہ کے چھ روپیہ۔

(۳) **گلدستہ تعلیم الدین** مجلد چھ سو صفحات تین روپیہ (۴) **امام المتقین** ڈیڑھ روپیہ (۵) **نجات المسلمین** ۱۲؍ (۶) **چمکار احمدی** ۸؍ (۷) **عربی اردو لغات** اڑھائی روپیہ (۸) **نور احمد الجلیل** ۵؍ (۹) **خلافت حقہ** ۸؍ (۱۰) **احمدیت کا پیغام** ۲؍

المشتہر: **حکیم عبداللطیف شاہد** ۱۴ امین بازار گوالمنڈی لاہور۔ قریشی محمد اکمل گول بازار ربوہ

مقصد زندگی
و
احکام ربانی

انسٹی صفحہ کا رسالہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت رشتہ ہے

ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانہ کی کنواری لڑکی کے لئے جو ایف۔ اے سی ٹی ہے اور معقول تنخواہ پر انگریزی سکول میں ملازم ہے۔ تعلیم یافتہ برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

۴۔۱ معرفت نظارت امور عامہ

ضرورت ہے

چند ہاکروں کی جو کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبارات کی فروختگی کا کام کمیشن پر کرسکیں۔

پروپرائٹر رشید بوٹ ہاؤس ربوہ

ضرورت رشتہ

ایک آسودہ حال دیرینہ احمدی دوست جو طبابت اور ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہیں اور بفضل تعالےٰ ہر طرح کامیاب ہیں نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی دوست خواہشمند ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ف:۔ الف نظارت امور عامہ

آسمانی آواز

حدیث میں لکھا ہے کہ جب مہدی معہود کا ظہور ہوگا تو آسمان سے ندا آئے گی کہ

هذا خليفة الله المهدى فاسمعوا واطيعوا

یعنی یہ اللہ تعالےٰ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی سنو اور اطاعت کرو حضرت امام مہدی آخرالزمان اور آپ کے نظیر حسن و احسان فرزند کے بارے میں ہر ملک کے رہنے والے ہر قوم اور ہر طبقہ کے افراد نے جو آوازیں سنیں اس کا مجموعہ "بشارات رحمانیہ" جلد دوم کے نام سے زیر طبع ہے۔ تبلیغ کے لئے نہایت مؤثر اور دلچسپ کتاب ہے۔ اپنے غیر از جماعت عزیزوں اور دوستوں کو تحفۃً دینے کے لئے آج ہی سے حسب ضرورت نسخے ریزرو کرالیں کیونکہ کاغذ کی گرانی اور نایابی کے باعث یہ کتاب محدود تعداد میں چھاپی جارہی ہے۔

قیمت مجلد ۔/۴ روپیہ غیر مجلد ۸/۳ روپیہ علاوہ محصول ڈاک رکھی گئی ہے۔ ۲۰ دسمبر تک پیشگی رقم بھیجنے والوں کو آٹھ آنہ رعایت کے علاوہ ان کے نام بھی بطور دعا یادگار فہرست اوّلین میں شائع کردئے جائیں گے۔ ورنہ بعد میں یہ رعایت نہیں مل سکے گی رقم مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمادیں۔

عبدالرحمٰن مبشر دفتر ترجمۃ القرآن بطرز جدید بلاک ڈ کیرہ غازیخاں

اعلان

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت دس بجے صبح کمیٹی روم دفاتر تحریک میں ہوگا۔ (انشاء اللہ)

حصہ داران سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر اجلاس میں شمولیت فرمادیں۔

ایجنڈا

(۱) حسابات نفع نقصان و بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۶ء

(۲) انتخاب ڈائریکٹران کمپنی۔

(۳) تقرر آڈیٹرز

چیئرمین آرپیکو لمیٹڈ ربوہ

پیام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ ضعف جگر، یرقان، ضعف ہضم۔ دائمی قبض۔ خرابی خون، پھوڑا پھنسی تھم۔ چھائیں۔ درد کمر۔ جوڑوں کا درد، سلاجی درد دل کی دھڑکن۔ کثرت پیشاب کو دور کرکے اعضاء کو طاقت ور بناتا ہے اور تقویت بخشتا ہے

قیمت فی بوتل یا پیکٹ چار روپے ۔/۔/۴

ملنے کا پتہ **ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ**